در حال مصائب بیمار کربلا امام زین العابدین علیہ السلام و حالِ غلام ترکی و شہادت ان جناب
و حال بقیہ اری ناقہ

مصنفہ جناب مرزا اوج صاحب

اعلی اللہ مقامہ

www.emarsiya.com

مرثیہ ۵۱

جب شاہ کم سپاہ کا لشکر ہوا شہید
اک قتل ہوا کہ دین کا رہبر ہوا شہید
محبوبِ کردگار کا دلبر ہوا شہید
پیاسے حسینؑ قید ہوئے گھر ہوا شہید
سجادؑ شہ کے بعد امامِ امم ہوئے
اُمت کے ہاتھ سے بھی جور و ستم ہوئے

۵۲

سجادؑ دو جہاں میں تھے مشہور خاص و عام
ہر روز و شب تھا طاعتِ معبود انکا کام
مصروفِ ذکرِ حق تھے ہمیشہ زبانِ کام
گاہے سجود گاہ رکوع اور گاہے قیام
دن کاٹتے تھے صوم میں طاعت میں رات بھر
یوں ہی گذر گئی شہِ دیں کی حیات بھر

۵۳

منقول ہے کہ حضور جو فرماتے تھے وضو
ہوتا تھا زرد خوف سے حضرت کا رنگ رو
جاتے تھے جب مصلّے پہ خالق کے روبرو
لرزاں تمام جسم میں ہوتا تھا مو بمو
آنکھوں سے اشکِ خوف کی ندی بہتی تھی
اعضا و روح و تن کی خبر بھی نہ رہتی تھی

۵۴

اک راوی صحیح نے ہے اس طرح لکھا
مصروف تھا نماز میں وہ عاشقِ خدا
شیطان آیا شہ کے قریں بن کے اژدہا
ابہام پائے شہ کو منہ میں دبا لیا
ایذا ہوئی بہت شہِ عالی مقام پر
ظاہر ہوا مگر نہ اثر بھی امام پر

فارغ

www.emarsiya.com

فارغ ہوئے جو طاعت حق سے تو غیور
فرمایا آج وہ ہے کہ ہو جلد یہاں سے دور
معلوم ہو گیا مجھے شیطان ہے تو ضرور
ہمسر اگر کرے گا مرا تیرا ہے غرور
سمجھے شرف ذکر وہ مقبول رب ہوا
پھر زین عابدین سجاد کا لقب ہوا

فارغ جو کردگار کی طاعت سے ہوتے تھے
مظلوم کربلا کی مصیبت پہ روتے تھے
افطار کر کے آپ نہ کھاتے نہ سوتے تھے
بس آنسوؤں سے ریش مبارک بھگوتے تھے
موقوف تا بہ زیست نہ آہ و فغاں ہوئی
یاں تک کہ روح خلد بریں کو رواں ہوئی

ہر قوم ہائے یہ زاری سجاد کا بیان
کی عرض اک غلام نے یا شاہ دوجہان
قربان آپ پہ ہو مری جان ناتوان
کب تک رہے گا آپ کا یہ گریہ و فغان
پانی ہے نے غذا ہے نہ سوتا ہے چین سے
آنکھوں میں اشک ہیں تو ہے نام حسین سے

اسکو جواب شہ نے دیا یوں بچشم تر
بارہ خدا نے بخشے تھے یعقوب کو پسر
تھا انمیں ایک یوسف عدیل کی تھی نظر
اوجھل ہوا جو آنکھ سے وہ پارۂ جگر
فرقت میں نور عین کی حالت تباہ کی
افلاک کو ہلا دیا جب دل سے آہ کی

۱۲

کیا اقربا تھے سبطِ نبی کے خدا گواہ
دیندار سرفروش بجان مرد خیر خواہ
کھانے کی کچھ ہوس تھی نہ پانی کی تھی چاہ
سر دیکے لی ہر ایک نے خلد برین کی راہ
لڑ بھڑ کے خوب نام وہ فغفور کر گئے
پر میرے دل کو داغوں سے ناسور کر گئے

یاد

۱۳

ہر اک کی یاد کرتی ہے میرا جگر کباب
اصحاب تھے امام کے جو سرور رکاب
لاکھوں میں یہ جوانِ حسینی تھے انتخاب
ہر ایک ان میں فرد تھا ہر ایک لاجواب
ہمراہ شہ کے رنج و مصیبت اٹھا گئے
آقا کے ساتھ خلد میں یہ باوفا گئے

www.emarsiya.com

۱۴

کیونکر نہ مثلِ بلبلِ نالاں کروں فغاں
اک بار مجھ پہ ٹوٹ پڑا غم کا آسماں
پامال کر گئی چمنِ فاطمہ خزاں
اٹھارہ قتل ہو گئے یوسف تھا جو جواں
پیدا نظیر و مثل نہیں دو جہان میں
کس کس کو روؤں تاب نہیں ناتوان میں

۱۵

ہرچند انکو علمِ نبوت سے تھی خبر
زندہ رہا نہ صبح کہ وہ غیرتِ قمر
پر جانتے تھے اور قلق تھا زیادہ تر
آنکھیں سفید ہو گئیں رو رو کے بیشتر
یوسف کا نام منہ سے لیا اور رو دیا
نورِ قمر کے واسطے آنکھوں کو کھو دیا

۱۳

یاد آتا ہے یتیم حسنؑ وا مصیبتا
ٹکڑے ہوا وہ پھول سا تن وا مصیبتا
اسکو ملا نہ غسل و کفن وا مصیبتا
گھونگھٹ مین رو رہی تھی دلہن وا مصیبتا
اعضائے جسم پاؤن سے سب چور ہو گئے
بھائی چچا کمک سے بھی مجبور ہو گئے

۱۴

ہائے ہائے جوانیٔ علیؑ اکبر ہزار حیف
وہ خاک و خون وہ چہرۂ انور ہزار حیف
نیزے کی ڈانڈ زلف معنبر ہزار حیف
سینہ وہ اور سنان ستمگر ہزار حیف
حسرت ہی مین نہ مر گیا داغ انکا سہ گیا
رونا تو میری زیست کے ہمراہ رہ گیا

۱۵

مجروح دیکھا سینۂ اکبر ان آنکھون نے
ناوک کا زخم گردن اصغر ان آنکھون نے
پامال جسم قاسمؑ مضطر ان آنکھون نے
دریا پہ لاش عم دلاور ان آنکھون نے
سینہ نہ شق ہوا نہ زمانہ الٹ گیا
ہم دیکھتے رہے سر شبیرؑ کٹ گیا

۱۶

گھر مین دھنسے شریر نہ کچھ ہم سے ہو سکا
عترت ہوئی اسیر نہ کچھ ہم سے ہو سکا
درد کیا حقیر نہ کچھ ہم سے ہو سکا
ہم خود تھے دستگیر نہ کچھ ہم سے ہو سکا
تھے مرنے والے جانکے کھونے کیواسطے
ہم سب مین بچ گئے اسی رونے کیواسطے

www.emarsiya.com

۱۷

رویا یہ سن کے خوب غلام نکو خصال
عابد کا اک تو فرض تھا ہی تاب پر سنبھال
تصریح کر سکے یہ قلم کی نہیں مجال
روتا ہے خامہ رنگ سیاہ اور زبان ہے لال
دل تھام کر جو ہو گئی مجال کلام کچھ
لکھوں گا سرگزشت امام انام کچھ

۱۸

جب آئے کربلا میں امام فلک حشم
تھے شہ کے ساتھ حضرت سجاد با کرم
پہنچے جو منزلوں میں تھا سب کچھ درد و غم
ہوا بخار زور سے رکھ سکے نہ قدم
ضعف اس قدر تھا اٹھنے کی طاقت ذرا نہ تھی
یہ عارضے تھے اور میسر دوا نہ تھی

۱۹

ہفتم سے گھاٹ رک گئے دریا کے جا بجا
تڑپا کئے صغیر پہ پانی کا قحط تھا
دسویں کو باغ فاطمہ زہرا کا کٹ گیا
اور ان قتل حسین کا اعدا میں غل ہوا
اصحاب ساتھ شہدا قتل ہو چکے
شبیر سب کی لاش پہ جا جا کے رو چکے

۲۰

عابد کا اک غلام تھا ترکی وفا شعار
ہمدوش اُسکے حال پہ شفقت تھی بیشمار
اولاد کی طرح اُسے کرتے تھے آپ پیار
پایا جو اُس نے شاہ پہ افراط اضطرار
آ کر وہ پیر اُسکی جوش شجاعت سے بل پڑے
دل بیقرار ہو گیا آنسو نکل پڑے

مشتاق

۲۱

مشتاق اذن آیا حضور شہ انام
تسلیم کر کے عرض یہ کی اے فلک مقام
اب چاہتا ہے اذن وغا آپ کا غلام
دیکر دعائے خیر کہا شہ نے یہ کلام
تو زین عابدین کی خاطر قبول کر
آقا سے اپنے پہلے اجازت حصول کر

۲۲

سنکر یہ بات آیا قریب حرم سرا
دیکر بلا کے فضہ کو بولا وہ باوفا
آقا کو میرے آپ یہ پیغام دیں ذرا
آفت میں ہے گھرا جگر و جان مرتضیٰ
گر اذن ہو تو شاہ کے اوپر نثار ہوں
انصار سید الشہدا میں شمار ہوں

۲۳

فضہ نے جا کے عابد مضطر کو دی خبر
اُٹھے عصا کو تھام کے مضبوط کی کمر
لغزش قدم کو تھی مگر آئے قریب در
فضہ سے بولے خیمہ کا پردہ بلند کر
پاس اپنے اس غلام کو شہ نے بلا لیا
بوسہ دیا جبین پہ گلے سے لگا لیا

۲۴

فرمایا ہے وجود ہمارا تو کالعدم
نا زور میرے ہاتھوں میں ہے نہ بدن میں قدم
شدت ہے ضعف کی غش آتے ہیں دمبدم
حسرت یہ ہے کہ کر نہیں سکتے جہاد ہم
بچے سخت جان کہ پہلے ہی سب گذر گئے
افسوس ہم تو جیتے رہیں اور تم مر گئے

www.emarsiya.com

۲۵

تقدیر نے کیا ہے مجھے محجوب و شرمسار
اب پہنچے کربلا میں تو کھلا ہو روزگار
باقر صغیر ہے وہ نہیں لائقِ شمار
فرزند کی مثال ہے تو اے نکو شعار
تیرے سبب سے پھر مرے دل کو قرار ہو
بہتر ہے جا امام کے اوپر نثار ہو

۲۶

ترکی ہوا جو دولتِ رخصت سے کامیاب
شادی سے سرخ جیسے ہو تابشِ آفتاب
چومے قدم سلام کیا اور چلا شتاب
آیا حضورِ شہ میں کہا چوم کر رکاب
آقا نے تو مری رخصت قبول کی
اب جو رضا ہو راحتِ جانِ بتول کی

www.emarsiya.com

۲۷

فرمایا شاہِ دیں نے کہ شاباش مرحبا
جو حقِ پرورش تھا وہ تو نے ادا کیا
تو نے بھلا اہلبیت کی امداد کی
جا جلد جا کہ خلد بھی مشتاق ہے ترا
جنت میں تجھ کو خازنِ جنت بلاتے ہیں
تو آگے چل ترے عقب ہم بھی آتے ہیں

۲۸

آقا سے جب غلام کو حاصل ہوئی رضا
تسلیم کر کے شاہ کو میداں کو چلا
ہاں دیکھتے تھے خیمے سے بیمارِ کربلا
وہ تیغ کھینچ کر صفِ اعدا پہ جا پڑا
لڑتا تھا وہ غلام عدو کی سپاہ سے
احسنت کہتے تھے شہِ دیں خیمہ گاہ سے

لڑتا

۲۹

لڑتا تھا یوں غلام شہنشاہ بحر و بر
تلوار ایک ہاتھ میں اک ہاتھ میں سپر
جاری تھا نام حیدر صفدر زبان پر
کہتا تھا یوں رجز میں کہ قوم خیرہ سر
جو مالک رقاب ہے اُس کا غلام ہوں
میں بندۂ حسینؑ علیہ السلام ہوں

۳۰

جس پر جھپٹ کے وار لگایا قلم کیا
جس نے سپر سے منہ کو چھپایا قلم کیا
لڑنے کو ہاتھ جس نے بڑھایا قلم کیا
جو ہٹ کے بائیں پیش و پس آیا قلم کیا
گو راست خم تھے پر جو یہ دشمن پہ جھکتے تھے
مغفر پہ سر نہ زرہ پہ نہ جوشن پہ رکتے تھے

۳۱

گردن پہ جا پڑی تو وہ سر کو اڑا گئی
حائل ہوئی سپر تو سپر کو اڑا گئی
چاٹا جو دل کا خون جگر کو اڑا گئی
کھینچی جو کوئی چست کمر کو اڑا گئی
حیرت تھی سب کو ترک کی تیغ آزمائی سے
بازو جدا تھے ہاتھ سے بیچ کلائی سے

۳۲

وہ صف شکن کہ اہل ظلم سے کرتا تھا کارزار
مضطر صفوف میں تھی پریشاں صف یسار
سر ہو گئے تھے اہل ضلالت کے تن پہ بار
ناگاہ اک لعین نے سر پہ لگایا وار
سنبھالا تھا کہ تیر پڑا اک جبین پر
تیورا کے گر پڑا وہ بہادر زمین پر

www.emarsiya.com

۳۳

کرنے لگا زمین پہ جب وہ نکو خصال
آواز دی کہ اے پسر شیر ذوالجلال
اب سامنا اجل کا ہی اور ضعف ہے کمال
ہی آرزو کہ دیکھ لون پھر آپ کا جمال
قاتل کھڑے ہین گرد اب آقا مدد کرو
خادم کا وقت نزع ہی مولا مدد کرو

۳۴

سنکر صدا یہ پہونچے شہنشاہ کربلا
دیکھا کہ خاک پر ہی بہادر پڑا ہوا
بیٹھا سرھانے اسکے جگر بند مرتضیٰ
سر کو اٹھا کے زانوی اقدس پہ رکھ لیا
جوش الم سے آنکھون کے ساغر چھلک پڑے
آنکھون کے قطرے چہرے پہ اسکے ٹپک پڑے

۳۵

قطرے گرے جو اشک کے کچھ اسکی آنکھ پر
آنکھون کو کھولا چہرۂ اقدس پہ کی نظر
دیکھا کہ ہی امام کے زانو پہ اپنا سر
بس مسکرایا ہوش مین آکر وہ خوش سیر
تکیے کی جا جو زانوے شبیر مل گیا
چہرہ کا رنگ فرط مسرت سے کھل گیا

۳۶

فرمایا شاہ دین نے تبسم کی وجہ کیا
ہنسنے کی یہ جگہ نہین رونے کی ہی یہ جا
بولا وہ اے شفیع امم شاہ کربلا
کیا اس سے ہوگا بڑھ کے مسرت کا دن سوا
سر میرا پہونچا زانوے نور خدا تلک
رفعت ملی ہی خاک کو عرش علا تلک
کہتا تھا

www.emarsiya.com

۳۷

کہتا تھا یہ جو بند ہوئی آنکھ ناگہاں
زانوں پہ شہ کے خلد بریں کو ہوا رواں
لے آئے لاش اٹھا کے شہنشاہ دو جہاں
افسوس جب شہید ہوئے سرور زماں
لاشہ تھا فرش خاک پہ ابن بتول کا
دامن تھا فاطمہ کا نہ زانو رسول کا

۳۸

تنہا رہے جو دشت میں سلطان بے دیار
بھائی تھے نے پسر نہ اقارب نہ رشتہ دار
مولا تھے آپ اپنی مصیبت پہ اشکبار
فرمایا پھر پکار کے شہ نے با ضطرار
مومن نہیں کوئی جو ہماری مدد کرے
آئی بلا کو آل پیمبر سے رد کرے

۳۹

انصار مر گئے کوئی بعد اس غلام کے
کام آ گئے سب رفیق شہ تشنہ کام کے
مارے گئے عزیز و اقارب امام کے
ہمراہ اب کوئی نہیں شاہ انام کے
میدان میں حسین ہیں تنہا کھڑے ہوئے
وان عابد مریض ہیں غش میں پڑے ہوئے

۴۰

کوئی محمدی ہے جو شبیر پہ رحم کھائے
فریاد رس ہے کوئی جو میری مدد کو آئے
خوف خدا کسی کو ہے جو آن کر بچائے
پیاسا ہوں میں کوئی جو رو و امان کھائے
شبیر ہوں بے گناہ ہوں دو دن کا پیاسا ہوں
بندہ خدا کا ہوں میں نبی کا نواسا ہوں

www.emarsiya.com

١٢

٤١

آئے تھے ہوش میں ابھی بیمار کربلا
جو آئی استغاثۂ شبیر کی صدا
یہ سنکے فرش خواب سے اٹھا وہ مہ لقا
فرمایا یوں کنیز سے تھیا عصا ذرا
واجب کمک امام کی ہے ہر جوان پہ
ہم بھی نثار ہوتے ہیں شبیر کی جان پر

٤٢

ہر چند کانپتا تھا نقاہت سے جسم زار
لیکن سلاح جنگ کے تن پر استوار
روکا کیے حرم نہ رکے آپ زینہار
پردہ اٹھا کے خیمہ سے نکلے باضطرار
دیکھا پسر کو آتے ہوئے جب امام نے
فرمایا یوں حسین علیہ السلام نے

٤٣

بیٹا تجھے تو گھر سے نکلنا روا نہیں
محرم نبی کی آل کا تیرے سوا نہیں
دیکھا ہے تجھ کو مصحف زہرا میں با یقیں
محضر میں حق نے نام تمہارا لکھا یہیں
گردن پہ تیری طوق [illegible]
میرا گلا ہے شمر کے خنجر کے واسطے

٤٤

تب اس طرح سے حضرت شبیر نے کہا
روتے ہوئے پھر سے ہمیں بیمار کربلا
میدان میں قیامت کبرا ہوئی بپا
چاروں طرف سے ٹوٹ پڑی فوج اشقیا
حلقہ میں اہل ظلم کے شبیر ہو گئے
آمادہ قتل شاہ پہ بے پیر ہو گئے

آخر

www.emarsiya.com

www.emarsiya.com

۴۹

جب قید کرکے لے گئے عابد کو اہل شر
زینب گئیں تھیں ساتھ بھتیجے کے ننگے سر
ناگاہ آ مری کی فوج شقی اس مقام پر
جو کربلا سے شام کی جانب تھا رہ گزر
اس جا شہید خواہر سلطان دیں ہوئی
مدفون اسی دوراہے پہ وہ دختر علی

۵۰

پردیس میں پھوپھی سے جو عابد جدا ہوئے
اک داغ نو سے سینہ و دل مبتلا ہوئے
دل بیقرار ہو گیا صرف بکا ہوئے
فارغ جو غسل و دفن سے شاہ ہدیٰ ہوئے
زنجیر و طوق خود بخود اعضا سے گر پڑے
تا شام معجزہ سے گئے اور پھر پڑے

۵۱

آیا وطن میں پھر کے جو وہ آسمان علم
وعظ و نماز میں رہے مصروف صبح و شام
روتا تھا یا عبادت معبود خاص و عام
تیرہ برس دین حق کے پیشوا رہے
اور ستاون برس کا سن ہوا جب حساب کا
آیا قریب وقت غروب آفتاب کا

۵۲

عبدالملک ہوا جو زمانے سے ناپدید
بیٹھا پسر کے تخت پہ اس کا پسر ولید
یہ سنگدل و بد بھی تھا ثانی یزید
درپے ہوا عداوت سجاد کا پلید
آل رسول کا جو عدو نابکار تھا
سجاد کا وجود نگاہوں میں خار تھا

۵۳

آخر مزار پاک سے حضرت نے کی دعا
کھانے میں زہر سید سجاد کو دیا
پھیلا اثر جو زہر کا بے چین کر دیا
ہر دم غشی تھی ترک غذا بے اثر دوا
باقرؑ کو اپنے پاس بلا کر بٹھا لیا
چھاتی سے اپنے لخت جگر کو لگا لیا

۵۴

فرمایا سوئے دار بقا ہے مرا سفر
اُٹھتا ہے آج سر سے ترے سایۂ پدر
ہاں بیٹا میں ہوں تیری جو مرے غم میں نوحہ گر
دیکھی ہے آنکھ پیچھے اے پارۂ جگر
میرے بعد خلق خدا کے امام ہو
جانشینِ حضرت خیر الانام ہو

۵۵

پھر دولت علوم امامت کو سونپ کر
بولے کہ پیش آئے مصیبت کوئی اگر
ہر حال میں مصائب جد پہ رہے نظر
ہو جائیگی جہان کی مصیبت خفیف تر
گر ہو جام آب سرد کا پینے کو پائیو
تم پیاس پر حسینؑ کی آنسو بہائیو

۵۶

بعد اسکے اہلبیت کو شہ نے بلایا پاس
حاضر ہوئیں حضور میں شہ کے وہ بے حواس
سب سے زیادہ مادرِ باقرؑ جو تھیں اداس
رو رو کے بولے ان سے امام فلک اساس
تم اپنی جان کو نہ ہلاکت میں ڈالیو
جز شکر کوئی حرف نہ منہ سے نکالیو

۵۳

پھر تو تو غم رستہ ہو جب شیت کا
رونا تو نام سے ہے حسینؑ غریب کا
باقرؑ سا نورِ عین ہے حق نے تمہیں دیا
اسکی رضا ہی عینِ رضا ہے خدائے کبریا
عالم کا مقتدا ترا نورِ نظر ہے یہ
قائم مقام حیدرؑ و خیر البشر ہے یہ

۵۴

مولا کی اس بیاس پہ روتے تھے مرد و زن
کہتا تھا وا حسینؑ کوئی کوئی وا حسنؑ
جب دیکھتے تھے شیون و ماتم شہِ زمن
ویکھ رولا سا کہتے تھے سجادِ خستہ تن
بہتر ہے صبر گریہ و فریاد و آہ سے
چارہ ہی کیا بشر کو رضائے الٰہ سے

۵۵

باقرؑ کے ہاتھ میں دیا پھر شہ نے بچے کا ہات
فرمایا آج سے ہی تمہارا اور اسکا ساتھ
بیٹے سے تب یہ بولے شہنشاہِ کائنات
راحت رسانی خلق کی ہے عمدہ صفات
لازم ہے خلق و حلم و مروت کریموں کو
کھانا جو کھائیو تو کھلا کر یتیموں کو

۵۶

بیٹا اللہ تمہاری ہو عزت قتیلِ سم
وہ نیک بخت سب سے سوا ہے اسیرِ غم
کیونکر نہ ہو کہ ایک دل اور سیکڑوں ہیں غم
مادر ہے نے پدر نہ بھائی ہے اور نہ عم
دلجوئی کرنا حال جو اسکا تباہ ہو
تم سرپرست آلِ رسالت پناہ ہو

بعد

www.emarsiya.com

۶۳

مسجد میں کی تلاش کہ مولا کہاں گئے
قنبر پکارے شہ کا مصلا کہاں گئے
کہتی ہیں عقیلہ پکے آقا کہاں گئے
بچے پکارتے ہیں کہ بابا کہاں گئے
سب ڈھونڈتے ہیں آج نمازی امام کو
حاضر ہیں در پہ آپ کے شیعہ سلام کو

تقریر

۶۴

وقت نماز آگیا تم آج سو گئے
کتنا جگایا ہوں نہیں بیدار ہو گئے
بابا کو یاد کرکے یتیم آج رو گئے
دامن کو آنسوؤں سے نہیں تم بھگو گئے
یہ کیسی نیند ہے مجھے وسواس ہے یہیں
لو اٹھو واری آپ کو بابا جگا رہیں

۶۵

حاکم کا کیا بگاڑا تھا جو یہ ستم کیا
بیچارے گوشہ گیر کو مقتول سم کیا
آنسو نہ سوکھے تھے کہ پھر آنکھوں کو نم کیا
پرسے رسول دو دم کو مصروف غم کیا
بغض و حسد سے خاک میں گھر کو ملا دیا
شمع مزار سبط نبی کو بجھا دیا

۶۶

کس سے گلا کروں میں فلک کی کمی کا
غم میرے سر پہ ڈالا ہے ساری خدائی کا
سایہ رہا نہ باپ چچا کا نہ بھائی کا
کیا غم تھا نام ایک شہ کربلائی کا
اے رے بڑھاپے میں مری تقدیر سو گئی
بچے یتیم ہو گئے میں رانڈ ہو گئی

www.emarsiya.com

www.emarsiya.com

۶۳

الغرض دفن ہوئے تب شہ ذیشان بین
لیکے گئے جنازے کو جب قبرستان بین
کھودے تھی اشتیاق میں آغوش کو زمین
اور تھا لحد میں باپ کی فرزند مہ جبین
تلقین پڑھ کے قبر کا منہ بند کر دیا
خورشید دین کو خاک کا پیوند کر دیا

۶۴

فارغ ہوئے جو دفن پدر سے بچشم تر
باقر مع صبا پھرے گھر کو ادھر
دولتسرا پہ سب کا ہوا آ کے گذر
بس جا بجا بندھا تھا ماتم عابد دلگیر
کہنے لگے پیٹ کے سب اہل زبان
بس آج اٹھ گیا ترا اک جہان سے

۶۵

روتا تھا آنسوؤں سے وہ حیوان بے زبان
یہ بین سُن کے اور بلند اُس کی تھی فغان
داخل محلسرا میں ہوئے سرور زمان
اور دوان مہار تڑا کے ناقہ ہوا روان
دیکھا جو نعش فرزند شہ حسین کو
سر پٹکا اور بلند کیا شور شین کو

۶۶

دولتسرا پہ پہنچی جو حضرت کو یہ خبر
روتا ہے ناقہ حضرت عابد کی قبر پر
یہ سن کے آئے قبر پہ سلطان بحر و بر
ناقہ کو پیار کر کے کہا یوں بچشم تر
گریاں نہ ہو تو شاہ کی فرقت کے واسطے
باقر تو زندہ ہے تری خدمت کے واسطے

تمام شد

www.emarsiya.com